انیسواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 9 جولائی 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ داخلہ

مارکیٹ میں فحش اور بیہودہ ڈانس کی CDs کی فروخت کا مسئلہ

***227: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ میں فحش اور بیہودہ ڈانس کی CDs کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان CDs کو فروخت کرنا قانونی جرم ہے؟

(ج) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس غیر قانونی کاروبار کو روکنے کے لئے کیا کارروائی کر رہی ہے، اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 25 جولائی 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) مارکیٹ میں سر عام فحش CDs فروخت نہ ہو رہی ہیں جہاں بھی اس کی فروخت پائی جاتی ہے قانونی کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاتی ہے-

(ب) فحش CDs کو فروخت کرنا قانونی جرم ہے-

(ج) اس غیر قانونی کاروبار کو روکنے کے لئے لاہور پولیس نے رواں سال 2008 کے دوران فحش اور بیہودہ ڈانس کی CDs کے 10 مقدمات درج کئے اور 229 CDs برآمد کی گئی ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 15 اگست 2008)

تھانہ بھونگ کی حدود میں منشیات کی فروخت کا مسئلہ

***989: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی حدود میں منشیات اور دیگر نشہ آور اشیائ کی سر عام فروخت ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا تھانے کی حدود میں بے روزگار افراد کھلے عام جوا کھیلتے ہیں نیز انھیں متعلقہ پولیس افسران کا بھرپور تعاون حاصل ہے؟

(ج) حکومت مذکورہ مسائل کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) غلط اور بے بنیاد ہے مقامی پولیس وحلقہ آفیسر زیر سرکردگی ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سماج دشمن عناصر کے خلاف ان کی غیر قانونی حرکات پر کڑی نظر رکھتے ہوئے اور کسی منشیات فروش کو قطعاً یہ جرأت نہ ہو سکتی ہے کہ وہ کھلے بندوں ایسا غیر قانونی کاروبار کر سکے۔

(ب) غلط اور بے بنیاد ہے تھانہ ہذا دیہاتی علاقہ پر مشتمل ہے جہاں کے لوگ کھیتی باڑی اور کارخانوں میں مزدوری ودیگر جائز طریقہ سے اپنی روزی کماتے ہیں۔

(ج) ضلع ہذا کے متعلق نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اکتوبر 2008)

لاہور کے علاوہ دیگر اضلاع میں ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی و تفصیل

*990: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور کے علاوہ صوبے کے کن دیگر اضلاع میں ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی عمل میں لائی جا چکی ہے، تفصیل میں ضلع کا نام، عملے کی تعداد اور خواتین وارڈنز کی تعداد بھی بتائی جائے؟

(ب) لاہور میں جون 2007 سے آج تک مجموعی طور پر حکومت کو ٹریفک کی خلاف ورزی کے چالانوں کی مد میں کتنی آمدن حاصل ہو چکی ہے؟

(ج) لاہور میں ٹریفک کے بہاؤ کو Monitor کرنے کے لئے نصب کئے گئے خفیہ کیمروں کے ذریعے اب تک کتنے افراد ٹریفک کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یا کوئی دوسرے جرائم کا ارتکاب کرتے ہوئے پکڑے گئے نیز کتنے افراد کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) گزارش ہے کہ لاہور کے علاوہ پنجاب کے 4 دیگر اضلاع راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ میں ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی عمل میں آچکی ہے۔ ضلع وائز متعین شدہ عملہ میں تفصیل ذیل ہے:-

راولپنڈی میں لیڈی وارڈنز 40 مرد 1280 کل 1320، فیصل آباد میں لیڈی وارڈنز 50 مرد 990 کل 1040، ملتان میں لیڈی وارڈنز 35 مرد 615 کل 650، گوجرانوالہ میں لیڈی وارڈنز 20 مرد 400 کل 420 ہیں۔ اس طرح ٹوٹل 4 اضلاع میں لیڈی وارڈنز کی تعداد 145 اور مرد کی تعداد 3285 ہیں اور کل 3430 وارڈنز تعینات ہیں۔

(ب) اب تک کی چالانوں کی آمدن 297993600 ہوئی ہے۔

(ج) لاہور میں ٹریفک کے بہاؤ کو Monitor کرنے کے لئے کوئی کیمرہ نصب نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 اکتوبر 2008)

سرگودھا۔وزیراعلیٰ کی پالیسی کے مطابق ایس ایچ او کی تعیناتی کا مسئلہ

*2255: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ کی پالیسی کے مطابق علاقہ کے رہائشی کو اس علاقہ کے تھانہ میں بطور ایس ایچ او تعینات نہیں کیا جاسکتا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ عطا شہید سرگودھا میں شبریز گجر بطور ایس ایچ او تعینات ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او حلقہ 67 این اے کا رہائشی ہے اور تھانہ عطا شہید بھی اسی حلقہ میں واقع ہے ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او کی تعیناتی کے دوران علاقہ میں Crime rate میں اضافہ ہوا ہے نیز مذکورہ تھانہ کے علاقہ کا سابقہ دو سال کا Crime rate بتایا جائے اور اس کا تقابلی جائزہ ایوان کی میز پر رکھا جائے ؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وزیراعلیٰ کی پالیسی کے خلاف تعینات مذکورہ ایس ایچ او کو جس کی کارکردگی انتہائی ناقص ہے کو فوری طور پر تبدیل کرنے اور اسکی جگہ ایک انتہائی دیانتدار، محنتی اور مستعد ایس ایچ او کو تعینات کرنے کیلئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات ؟

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) بمطابق احکامات افسران بالا کوئی ایس ایچ او اپنے رہائشی سرکل میں ایس ایچ او تعینات نہیں کیا جائے گا۔

(ب) انسپکٹر شبریز حسین ایس ایچ او تھانہ عطا شہید تعینات نہ ہے۔

(ج) انسپکٹر شبریز حسین حلقہ 67 این اے کا رہائشی ہے اور تھانہ عطا شہید حلقہ 67 این اے میں ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او کی تعیناتی کے دوران علاقہ میں سب Crime rate میں اضافہ ہوا ہے اور مذکورہ تھانہ کے علاقہ کا سابقہ دو سال کا Crime rate کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) انسپکٹر واجد حسین جو کہ دیانتدار، محنتی اور مستعد ہے ایس ایچ او تھانہ عطا شہید تعینات ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2009)

ضلع لاہور، فیصل آباد، ڈیرہ غازی خان میں ڈکیتی کی وارداتوں کی تفصیلات

***2468: جناب محمد محسن خاں لغاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع لاہور، فیصل آباد اور ڈیرہ غازی خان میں یکم جون 2008 سے 30 نومبر 2008 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں- ضلع وار تفصیل علیحٰدہ علیحٰدہ ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

(ج) کتنے اشتہاری مذکورہ عرصہ میں گرفتار ہوئے- ان کے نام بتائے جائیں نیز ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) روز بروز بڑھتی ہوئی ڈکیتیوں کو روکنے اور اشتہاریوں کے خلاف موثر کارروائی کے ضمن میں حکومت نے کون سے خصوصی انتظامات کئے ہیں- تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یکم جون 2008 سے لے کر 30 نومبر 2008 تک ڈکیتی کے جتنے مقدمات درج ہوئے-

لاہور	134
فیصل آباد	99
ڈیرہ غازی خان	12

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جتنے ملزمان کے خلاف کارروائی ہوئی:-

لاہور	199
فیصل آباد	99
ڈیرہ غازی خان	12

(ج) مذکورہ عرصہ میں جتنے اشتہاری گرفتار ہوئے:-

لاہور	752
فیصل آباد	29
ڈیرہ غازی خان	12

(د) ڈکیتی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کو روکنے کے لئے فول پروف پروگرام مرتب کیا گیا- جس کے ضمن مؤثر پٹرولنگ اور شہروں میں محافظ اسکواڈ اور ایلیٹ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ ڈکیتی کی وارداتوں کا

مؤثر طریقے سے روک تھام ہو سکے۔اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے SDPOs کی زیر نگرانی تھانہ کی سطح پر ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جون 2010)

پولیس ویلفیئر فنڈز سے چلائے جانے والے منصوبہ جات ودیگر تفصیلات

*2574: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پولیس ویلفیئر (Welfare) فنڈز سے اس وقت صوبہ میں کون سے منصوبہ جات چلائے جارہے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل مہیا کی جائے اور کون کون سے زیر تکمیل ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت اوران کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس فنڈ سے دوران ملازمت معذور اور شہید ہونے والے ملازمین کو 2004 سے 2008 تک کتنی امداد دی گئی ہے، امداد حاصل کرنے والوں کے نام، عہدہ، گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2004 سے 2008 تک سال وائز کل کتنی رقم رکھی گئی تھی؟

(تاریخ وصولی 6 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 21 فروری 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈز سے بنائے جانے والے منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔پولیس ویلفیئر فنڈز سے 1953 سے پولیس ویلفیئر پٹرول پمپ لاہور میں چلایا جارہا ہے جس کی آمدنی فلاحی منصوبہ جات پر خرچ کی جاتی ہے۔

2۔مندرجہ ذیل اضلاع میں پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈ سے پولیس ملازمین اور پبلک کے بچوں کی بہتر تعلیم کے حصول کے لئے بیکن ہاؤس سکول سسٹم کے اشتراک سے دی ایجوکیٹرز پولیس پبلک سکولوں کے منصوبہ ہے، چلائے جارہے ہیں جن کی تفصیل اور تخمینہ لاگت حسب ذیل ہے:۔

I. ڈیرہ غازی خان	8050000
II. ملتان	6470000
III. بہاول پور	419500
IV. سرگودھا	6850000
V. فیصل آباد / جھنگ	4010000
VI. راولپنڈی	2510000

پولیس ویلفیئر فنڈز سے ملازمین کے بچوں کے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے سکالرشپ میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے تاکہ یہ بچے ملک کے مفید شہری بنیں اور ملک و قوم کی خدمت کر سکیں۔

3۔گزارہ الاؤنس: پولیس ویلفیئر فنڈز سے تقریباً 4ہزار بیوگان اور معذور پولیس ملازمین کی ماہانہ امداد کے سلسلہ میں حال ہی میں بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نمٹنے کے لئے اپنے محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے نمایاں ماہانہ اضافہ -/2000 سے بڑھا کر -/3000 کر دیا گیا ہے۔

4۔جہیز فنڈ: پولیس اپنے ملازمین کی بیٹیوں کی شادی پر اس فنڈ سے مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ جن کی سالانہ تعداد تقریباً -/3000 سے زائد ہے اور ان پر 7کروڑ سے اخراجات کئے جاتے ہیں ریٹ درج ذیل ہیں۔

I. حاضر سروس و ریٹائرڈ ملازمین -/25000

II. بیوگان -/35000

5۔کفن دفن / فوری امداد: حاضر سروس ملازمین میں سے اگر کوئی ملازم وفات / شہادت پا جاتا تو ان کے ورثا کو فوری طور پر پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈز سے مبلغ -/25000 روپے دیئے جاتے ہیں۔

6۔ایک اضافی تنخواہ بطور انعام بوقت ریٹائرمنٹ: محکمہ ہذا اپنے ملازمین کی حوصلہ افزائی کے لئے بوقت ریٹائرمنٹ ایک مکمل تنخواہ (بنیادی تنخواہ مع الاؤنسز) بطور انعام دیتا ہے۔

7۔مالی امداد برائے علاج معالجہ: پولیس ویلفیئر فنڈ اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے اپنے ملازمین کو علاج و معالجہ کی سہولیات بہم پہنچانے میں سر گرم عمل ہے۔ اس ضمن میں وہ ملازمین و اہلکاران جو مختلف مہلک امراض مثلاً کینسر امراض دل، ہیپاٹائٹس و دیگر عوارض میں مبتلا ہونے کی بنا پر مہنگی ادویات کے اخراجات کو اپنی قلیل تنخواہ میں علاج کی سکت نہ رکھتے ہیں ان کو مستند ڈاکٹرز کی ہدایات کی روشنی میں قواعد و ضوابط کے مطابق مناسب مالی امداد کی جاتی ہے۔

(ب) دوران ملازمت معذور اور شہید ہونے والے پولیس ملازمین لواحقین کو پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈز سے فوری امداد / کفن دفن کی مد میں مبلغ -/25000 اور اس کے علاوہ کمپنسیشن رولز 1989 سے بیشتر شہدا کو مبلغ -/3000 روپے ہر ماہ گزارہ الاؤنس کی مد میں ویلفیئر فنڈ سے دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں حکومت پنجاب کے احسن اقدامات سے ایک انتہائی مثبت اور اچھا قدم یہ ہے کہ دوران ڈیوٹی شہید ہونے والے ملازمین کے لواحقین کی امداد کو مبلغ 5لاکھ سے بڑھا کر 20لاکھ کی گرانٹ مع مکمل تنخواہ جات 60سال کی عمر تک اور بعد ازاں بیوہ کو مکمل پنشن (زندہ ملازمین کے مطابق) اور جبکہ معذور ہونے والوں کو کمپنسیشن 2لاکھ سے بڑھا کر 5لاکھ دیئے جانے کا ہے۔ علاوہ ازیں ان شہدا کے بچوں کو ابتدائی تعلیم سے ہائر ایجوکیشن کے تمام اخراجات حکومت پنجاب نے اٹھانے کا ذمہ لیا ہے۔ دوران ملازمت شہید ہونے و معذور ہونے والوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جیسا کہ مندرجہ بالا (الف) میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ خالصتاً پولیس ملازمین کی کٹوتی ہے یہ آرگنائزیشن سے چلائی جارہی ہے جو کہ انتہائی محدود وسائل میں رہتے ہوئے ان تمام اخراجات کو پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈز کے قواعد وضوابط کے مطابق اپنے ملازمین کی فلاح وبہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2010)

سال 2008، لاہور شہر میں خصوصی مہم کے دوران اشتہاریوں کی گرفتاری کی تفصیلات

*2654: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں سال 2008 کے دوران خصوصی مہم کے دوران گرفتار شدہ اشتہاریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) گرفتار اشتہاریوں کو کہاں کہاں اور لاہور شہر کے کن کن علاقوں سے گرفتار کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے گرفتار اشتہاریوں پر انعام رکھا گیا تھا؟

(تاریخ وصولی 16 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) ضلع لاہور میں 4299 مجرمان اشتہاری عرصہ متذکرہ گرفتار ہونا پائے گئے ہیں۔

(ب) تمام مجرمان اشتہاری کو ضلع لاہور کے مختلف علاقوں سے گرفتار کیا گیا ہے جن کی مفصل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 10 مجرمان اشتہاری جن کے انعامات مقرر تھے کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 اگست 2009)

پی پی 68 کے تھانوں میں کاریں / موٹر سائیکلیں چوری کے مقدمات کی تفصیلات

*2701: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی 68 فیصل آباد میں جنوری 2007 سے اب تک کاریں اور موٹر سائیکلیں چوری ہونے کی کتنی وارداتوں کا اندراج ہوا اور ان میں سے اب تک کتنی کاریں، موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں اور ان میں سے کتنی مالکان کو دے دی گئی ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

حلقہ پی پی 68 فیصل آباد کے تھانوں میں جنوری 2007 سے لیکر اب تک 85 کاریں اور 113 موٹر سائیکلیں چوری ہوئیں تمام وقوعہ جات کو درج رجسٹر کیا گیا ہے ان میں سے 12 کاریں اور 21 موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں- تمام برآمد کاریں / موٹر سائیکلیں اصل مالکان کے حوالے کئے گئے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 20 جنوری 2010)

فیصل آباد- جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*2702: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 08-2007 ضلع فیصل آباد میں جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے متعلقہ انتظامیہ کو کتنے فنڈز فراہم کئے؟

(ب) مذکورہ فنڈز میں سے کتنے تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے کی مد میں خرچ ہوئے اور کتنے جرائم کو کنٹرول کرنے کیلئے استعمال ہوئے؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) سال 08-2007 ضلع فیصل آباد میں جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے تنخواہ ماتحتان اعلیٰ و ادنیٰ کے لئے -/1218633190 روپے اور ٹی اے / ڈی اے کے لئے -/96292731 روپے کی فنڈز جاری کئے-

(ب) مذکورہ فنڈز میں سے تنخواہ ماتحتان اعلیٰ و ادنیٰ کے لئے 1218632170 روپے اور ٹی اے / ڈی اے کے لئے -/96292731 روپے خرچ ہوئے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 20 جنوری 2010)

لاہور- تھانہ وچو کی غالب مارکیٹ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2758: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ اور چو کی غالب مارکیٹ لاہور میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2008 تک کس کس نوعیت کی شکایات موصول ہوئی ہیں؟

(ج) ان ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین کو کس کس بناء پر کیا کیا سزا دی گئی؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

حسب رپورٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آپریشنز لاہور

(الف) مفصل رپورٹ ایس پی ماڈل ٹاؤن ڈویژن اور انسپکٹر اسٹیبلشمنٹ کی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ وچو کی غالب مارکیٹ کے ملازمان کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) کوئی محکمانہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(د) کوئی محکمانہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2009)

تھانہ غالب مارکیٹ لاہور میں مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2759: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک تھانہ اور چو کی غالب مارکیٹ میں کتنے مقدمات کس کس نوعیت کے درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمات کے چالان مکمل ہو کر عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

(ج) کتنے مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں؟

(د) کتنے ملزمان مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام و پتہ جات بتائیں؟

(ہ) مفرور ملزمان کو کب تک گرفتار کیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 29 فروری 2009 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) سال 2008 تھانہ وچو کی غالب مارکیٹ میں کل 1283 مقدمات درج ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 872 مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت مجاز میں بھجوائے جو زیر سماعت ہیں۔

(ج) 872 مقدمات کے چالان مکمل کر کے مختلف عدالتوں میں بھجوائے گئے جو زیر سماعت ہیں۔

(د) مفرور مجرمان رجسٹر 4 کے نام و پتہ جات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) SHOاور تمام بیٹ افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جلد از جلد مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کرکے چالان عدالت کیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2009)

ایلیٹ فورس کے راشن الاؤنس میں اضافے کا مسئلہ

*2778: جناب محمد اعجاز شفیع: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایلیٹ فورس کو 1997 سے اب تک راشن الاؤنس کی مد میں صرف 1000 روپے دیا جارہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایلیٹ فورس کو رسک الاؤنس اور راشن الاؤنس کی مد میں 1000 روپے کے بجائے 3000 روپے دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2009 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست ہے تاہم بحوالہ نوٹیفکیشن نمبری F-II/ 12983 مورخہ 21-11-2008 (مجاریہ انسپکٹر جنرل پولیس) کے تحت راشن الاؤنس کی مد میں اضافہ کرکے تین ہزار روپے کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں حکومت کی طرف سے راشن الاؤنس 1000 روپے سے بڑھا کر 3000 روپے کیا گیا ہے۔ حکومت نے فنڈ بھی پنجاب پولیس کو جاری کردیئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 31 دسمبر 2009)

لاہور۔انگوری سکیم میں تعمیر دفتر چائلڈ پروٹیکشن بیورو سے متعلقہ تفصیلات

*2782: جناب وسیم قادر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شالیمار انگوری سکیم لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا دفتر تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) اس کی تعمیر کے لئے کل کتنی رقم خرچ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا دفتر کی عمارت کو ابھی تک مکمل نہیں کیا گیا، مکمل نہ کرنے کی وجوہات اور اسے کب مکمل کردیا جائے گا، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2009 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ پر دفتر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو قائم کیا گیا ہے جس پر لاگت 191.371 ملین آنا تھی۔

(ب) تاحال اس سلسلہ میں درج ذیل اخراجات کئے گئے ہیں:۔

سال	خرچ
2005-06	42.069 ملین روپے
2006-07	60.00 ملین روپے
2007-08	54.999 ملین روپے
2008-09	12.945 ملین روپے
میزان	170.013 ملین روپے

مالی سال 2009-10 یہ سکیم سہواً unfunded ہو گئی تھی جب کہ مالی سال 2010-11 میں اس سکیم کو مکمل کرنے کے لئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بقایا فنڈ مہیا کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

(ج) جواب جزو "ب" ملاحظہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)

حضرت داتا گنج بخش کے مزار، مسجد کی حدود میں گاڑیوں کی چوری کی تفصیلات

*2824: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حضرت داتا گنج بخش کے مزار، مسجد اور کربلا گامے شاہ کی حدود سے آئے روز گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں چوری ہوتی رہتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن لوگوں کی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں چوری ہو جاتی ہیں، ان کو تھانے میں بھی تنگ کیا جاتا ہے اور ان کی رپورٹ درج نہیں کی جاتی؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ تھانہ میں گاڑیاں اور موٹر سائیکلوں کی چوری کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2009 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) سال رواں میں کوئی بھی کار کربلا گامے شاہ سے چوری نہ ہونا پائی گئی ہے جب کہ اسی عرصہ میں 2 موٹر سائیکلیں چوری ہونا پائی گئی ہیں جن کی تلاش جاری ہے۔ دربار حضرت داتا گنج بخش کے احاطہ سے

سال 2008 میں 6 مقدمات کار چوری و دیگر چوری وہیکل کے درج ہوئے اور ایک مقدمہ سال 2009 میں درج رجسٹر ہوا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ جو سائل تھانہ میں آتا ہے اس کی مطابق ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) کار اور موٹر سائیکل چوری کے متعلق داتا دربار اور کربلا گامے شاہ میں سفید پارچہ جات میں ملازمان کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے اب پارکنگ اسٹینڈ والوں کو اندریں بارہ ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ بغیر ٹوکن کے کار اور موٹر سائیکل کھڑی نہ ہونے دیں۔ گشت اور ناکہ بندی کو بنایا گیا ہے تاکہ وہیکل چوری کو کنٹرول کیا جا سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مئی 2009)

راولپنڈی، خیابان سرسید سکیم میں تھانہ کے پلاٹ پر قبضہ کی تفصیلات

*2889: جناب ضیاء اللہ شاہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں خیابان سرسید سکیم میں تھانہ پیرودھائی کے لئے ایک پلاٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلاٹ پر قبضہ ہو چکا ہے کیا حکومت پلاٹ کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2009   تاریخ ترسیل 7 اپریل 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست ہے۔ خیابان سرسید (راولپنڈی ADS-I) میں منظور شدہ نقشہ کے مطابق ایک عدد پلاٹ برقبہ تین کنال پولیس اسٹیشن کے لئے سیکٹر III میں مختص کیا گیا تھا۔ محکمہ نے بذریعہ چٹھی نمبر SO(P)6-3/79-III مورخہ 28-10-1989 پولیس اسٹیشن کو سیکٹر III سے سیکٹر IV-A (خیابان سرسید راولپنڈی) میں شفٹ کر دیا تھا اور پلاٹ پولیس ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کرنے کا حکم صادر کیا گیا۔

(ب) سیکٹر III میں مختص شدہ تین کنال کا پلاٹ موقع پر خالی پڑا ہوا ہے اور پلاٹ ہذا پر کوئی تجاوز / قبضہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2010)

ضلع لاہور میں سول ڈیفنس کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3141: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سول ڈیفنس کے کل کتنے مراکز ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں سول ڈیفنس میں کام کرنے والے کل کتنے رضاکار ہیں؟

(ج) سول ڈیفنس کے کورس میں رضاکاروں کو کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 3 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع لاہور میں ضلعی سطح پر سول ڈیفنس کا ایک دفتر قائم ہے جب کہ لاہور شہر میں تنظیم شہری دفاع کے 11 ڈویژن قائم ہیں اور 10 ڈویژنل دفاتر کے لئے عمارات موجود ہیں، اس کے علاوہ وارڈن پوسٹوں کے لئے 12 عمارات موجود ہیں۔

(ب) تنظیم شہری دفاع کے 11 ڈویژن ہائے میں بھرتی شدہ unpaid رضاکاران کی تعداد 7000 ہے اور Active رضاکاران کی تعداد 1000 ہے۔

(ج) تنظیم شہری دفاع میں بطور رضاکار شامل ہونے والے رضاکاران کو مقامی سطح پر درج ذیل کورسز کرائے جاتے ہیں۔

- ❖ بیسک جنرل، فائر فائٹنگ، ریسکیو، فرسٹ ایڈ، بموں کی پہچان
- ❖ سیکشنل فائر فائٹنگ، ریسکیو، فرسٹ ایڈ
- ❖ واٹر مین شپ / فلڈ ریسکیو تربیتی کورس
- ❖ سکیورٹی / حفاظتی اقدامات، احتیاطی و حفاظتی تدابیر
- ❖ ٹیم ٹریننگ، ڈرل، مشقیں، عملی مظاہرے

(تاریخ وصولی جواب 22 جون 2010)

سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں دہشت گردوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے افراد کی مالی امداد کی تفصیلات

*3154: رانا آصف محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں دہشت گردوں کے ہاتھوں جو افراد ہلاک / زخمی ہوئے ان کے نام، ولدیت و پتہ جات اور سرکاری ملازم کی صورت میں محکمہ کا نام بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس واقعہ میں ہلاک اور زخمی ہونے والے افراد کے لئے حکومت / گورنر پنجاب نے مالی معاونت کا اعلان کیا تھا، اگر جواب اثبات میں ہے تو ہلاک ہونے والوں کے ورثاء اور زخمی افراد کو جو امداد دی گئی، فرداً فرداً تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس واقعہ میں پنجاب پولیس کے ملازمین جو زخمی یا ہلاک ہوئے ان کی مالی معاونت کی گئی ہے جب کہ ریسکیو 1122 اور دیگر اداروں کے ملازمین کی مالی معاونت نہیں کی گئی؟

(د) کیا حکومت اس واقعہ میں ہلاک وزخمی ہونے والے تمام افراد کی مالی امداد کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 3 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 5 مئی 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں دہشت گردوں کے ہاتھوں جو افراد ہلاک وزخمی ہوئے ان کے نام، ولدیت وپتہ جات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں شہید ہونے والے ملازمین کے ورثاء کو 20 لاکھ روپے فی کس تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ زخمی ہونے والوں کو 3 لاکھ روپے فی کس تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ج) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں مندرجہ ذیل ریسکیورز زخمی ہوئے جن کو سرکاری ہسپتال میں علاج معالجہ کے بعد فارغ کر دیا گیا۔

1- محمد زاہد خورشید ولد خورشید احمد (EMT)

2- محمد عثمان ولد محمد منشی (FR)

(د) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں شہید ہونے والے ملازمان کے ورثاء کو 20 لاکھ روپے فی کس تقسیم کئے گئے ہیں، جب کہ زخمی ہونے والوں کو 3 لاکھ روپے فی کس تقسیم کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی 2010)

بہاول پور۔ موبائل پولیس اسٹیشن قائم کرنے کی تفصیلات

***3209: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاول پور ریجن میں تجرباتی طور پر موبائل پولیس اسٹیشن قائم کیا گیا تھا اس پولیس اسٹیشن نے اکتوبر 2008 سے مارچ 2009 تک کتنی ایف آئی آر درج کیں، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) موبائل پولیس اسٹیشن قائم کرنے کا تجربہ کامیاب رہا یا نہیں، اگر کامیاب رہا تو کیا حکومت دوسرے ریجنز میں بھی موبائل پولیس اسٹیشن قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 8 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 20 مئی 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ریجن ہذا کے تین اضلاع میں تجرباتی طور پر اگست 2008 میں موبائل پولیس اسٹیشن قائم کئے گئے۔ موبائل پولیس اسٹیشن کے ذریعے یکم اکتوبر 2008 سے 31 مارچ 2009 تک درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ضلع وائز درج ذیل ہے:۔

ضلع بہاول پور	41 مقدمات
ضلع بہاول نگر	25 مقدمات
ضلع رحیم یار خان	40 مقدمات

مقدمات کی فہرست (ایف "اے") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موبائل پولیس اسٹیشن کا تجربہ بہت حد تک کامیاب رہا۔ تاہم وسائل کی کمی اور پورے ضلع کے لئے ایک ہی موبائل پولیس اسٹیشن وین ہونے کی وجہ سے عوام اس سہولت سے پوری طرح مستفید نہیں ہو رہے۔ اگر گاڑیاں زیادہ ہوں تو اس سے زیادہ سے زیادہ عوام فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی 2010)

ضلع اوکاڑہ کے تھانوں میں جرائم کی صورتحال

*3214: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 09-2008 میں ضلع اوکاڑہ کے کن کن تھانوں میں ڈکیتی، چوری، راہزنی اور اغوائی وارداتوں میں اضافہ ہوا اور ان کو کنٹرول کرنے کے لئے متعلقہ ڈی پی او نے تھانہ جات کو کیا ہدایات جاری کیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں حویلی لکھا تھانہ کی حدود میں موجودہ ایس ایچ او نے جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں حویلی لکھا تھانہ کے ایس ایچ او نے کتنے اشتہاریوں کو گرفتار کیا؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 21 مئی 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) سال 2008-09 مورخہ (1-01-09 تا 31-05-09 مقابلتاً) ضلع ہذا کے تھانہ جات میں جرائم کی صورتحال کاتقابلی جائزہ لیا گیاہے۔ جس کے مطابق (تھانہ صدر راوکاڑہ میں ڈکیتی کے ہیڈ میں 3+ راہزنی میں 2+)، (تھانہ شیر گڑھ میں ڈکیتی میں 3+، راہزنی میں 7+) (تھانہ گوگیرہ میں ڈکیتی میں 5+، راہزنی میں 3+) (تھانہ صدر دیپالپور میں ڈکیتی میں 7+، راہزنی میں 5+) (تھانہ حجرہ راہزنی میں 9+) (تھانہ چوچک میں راہزنی میں 7+) (تھانہ بصیر پور راہزنی میں 2+) کا اضافہ ہواہے۔ بقیہ تمام تھانہ جات میں ڈکیتی اور راہزنی کے کرائم میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اضافہ کی بنیادی وجہ (Free Registration Policy) ہے۔ لاّ اینڈ آرڈر کے مسائل اور پرانی وارداتوں کے مقدمات درج ہونے کی وجہ سے یہ اضافہ ہواہے۔ مقدمات کی Free Registration کے بعد تمام تر توجہ مقدمہ کی مؤثر تفتیش اور مجرموں کو قانون کے کٹہرے میں لانے پر دی گئی۔ پچھلے 5 ماہ میں 30 گینگ گرفتار ہوئے اوران میں شامل 98 ملزمان گرفتار کئے گئے۔ اسی دوران 1758 اشتہاری ملزمان بھی گرفتار کئے گئے۔ اس سلسلہ میں تھانہ جات میں ہر ایک تھانہ میں علیٰحدہ علیٰحدہ قصبوں کے نمبرداران اور دیگر معززین کے ساتھ میٹنگ کی ہے اوران کاتعاون حاصل کیا گیاہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے ہر گاؤں میں ٹھیکری پہرہ اور گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیاہے۔ ریکارڈ یافتہ مجرمان کو پابند ضمانت کروایا گیا جس سے کرائم کی وارداتوں میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔ سال 2008 میں ہیڈ منی والے 6 مجرمان اشتہاری جب کہ 2009 میں ہیڈ منی والے 3 مجرمان اشتہاری گرفتار کئے گئے اور ہیڈ منی والے 3 مجرمان اشتہاری سال 2008 میں دوران پولیس مقابلہ ہلاک ہوئے۔

(ب) موجودہ ایس ایچ او تھانہ حویلی 14-02-2009 کو تعینات ہوااوراس نے جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے اشتہاری مجرمان کی گرفتاری کے سلسلہ میں سپیشل مہم چلائی، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں کے تدارک کے لئے مؤثر نظام گشت کاسلسلہ شروع کیا۔ ہر گاؤں میں ٹھیکری پہرہ گاؤں والوں کے تعاون سے لگایا جارہاہے۔ قتل اور لڑائی کے واقعات کو روکنے کے لئے تادیبی طور پر 151 / 107 ض ف کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں تھانہ حویلی لکھا کے ایس ایچ او صاحب نے 133 اشتہاری اور 59 عدالتی مفروران کو گرفتار کیا۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جون 2010)

منی لینڈنگ ایکٹ پر عمل درآمد کی صورتحال

*3230: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دی پنجاب Prohibition of Private money Lending Act کے تحت منی لینڈنگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے، مگر آج کل یہ دھندا عروج پر ہے، خصوصاً لاہور اندرون شہر، بند روڈ، اچھرہ، یتیم خانہ، فیصل ٹاؤن، اقبال ٹاؤن، سمن آباد، گوالمنڈی، اکبری منڈی، سوہا بازار میں یہ کاروبار انتہا تک پہنچ چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ (Money Lenders) نے وصولیوں کے لئے غنڈوں کی خدمات حاصل کرلی ہیں۔ جس کے باعث عوام الناس عدم تحفظ کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب منی Lenders نے قرض لینے والوں سے Advance Cheque لینا شروع کر دیئے ہیں تاکہ غیر قانونی دھندے کو قانونی تحفظ حاصل ہو سکے؟

(د) مذکورہ قانون پر من وعن عمل درآمد کی راہ میں کون سی روکاوٹیں ہیں؟

(ہ) کیا حکومت قانون میں حائل روکاوٹوں کو دور کرنے اور مذکورہ قانون پر صحیح معنوں میں عمل درآمد کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 9 جون 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ دی پنجاب Prohibition of Private money Lending Act کے تحت منی لینڈنگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ مگر یہ بات درست نہ ہے کہ یہ دھندہ آج کل عروج پر ہے۔ اس سلسلے میں کوئی بھی کیس سامنے آتا ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ چنانچہ لاہور میں خصوصاً اور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں اس کو روکنے کے لئے سخت نگرانی کی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں لاہور میں اور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں جو مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

<u>سی سی پی او لاہور</u>

حسب رپورٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آپریشنز لاہور۔

منی لینڈنگ کے سلسلہ میں تھانہ شفیق آباد میں مقدمہ نمبر 370/09 مورخہ 26-03-09 جرم Prohibition of 4 Private Money Lending Act اور مقدمہ نمبر 396 مورخہ 02-04-09 جرم Prohibition of 4 Private Money Lending Act درج رجسٹر ہوا۔ مزید نگرانی جاری ہے اس سلسلے میں اگر کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو ایسے شخص کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آر پی او، ملتان

یہ درست ہے کہ The Punjab Prohibition of Private Money Lendingکے تحت منی لینڈ نگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔اس سلسلہ میں ملتان ریجن کی پولیس ایسے گھناؤنے جرائم پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔اس سال ریجن ہذا میں 11 مقدمات منی لینڈ نگ ایکٹ کے تحت درج کئے جا چکے ہیں۔

آر پی او، ڈی جی خان

یہ درست ہے کہ دی پنجابProhibition of Private money Lending Act کے تحت منی لینڈ نگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے جس پر مکمل طور پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔رینج ہذا میں کل 4 مقدمات منی لینڈ نگ ایکٹ کے تحت درج ہوئے، جن کی تفصیل ذیل ہے:۔

ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازیخان	2
ڈسٹرکٹ لیہ	2
ڈسٹرکٹ راجن پور	0
ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ	0

ڈی پی او، میانوالی

ضلع ہذا میں صرف ایک مقدمہ نمبر 124 مورخہ 09-03-14 جرم 4 امتناع پرائیویٹ منی لینڈ نگ ایکٹ کے تحت بر خلاف ایک کس ملزم درج ہوا تھا۔جس میں ملزم چالان عدالت ہو چکا ہے۔منی لینڈ نگ پر مکمل کنٹرول ہے۔کسی نے بھی وصولی کے لئے کوئی غنڈہ نہ رکھا ہوا ہے نہ ہی عوام میں عدم تحفظ پایا جاتا ہے۔

ڈی پی او، نارووال

پنجاب حکومتProhibition of Private money Lending Actکے تحت پرائیویٹ منی لینڈ نگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔اگر متاثرہ افراد بغرض کارروائی سامنے آئیں تو ایسے گھناؤنے جرائم کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔اس سلسلہ میں میڈیا کے تھرو ایسے جرائم کی حوصلہ شکنی کر کے خاطر خواہ نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔سال رواں میں ایک مقدمہ نمبر 61/09 جرم 4/6/07 منی لینڈ نگ ایکٹ تھانہ سٹی نارووال میں درج ہوا۔مقامی پولس نے ملزمان کو گرفتار کر کے جوڈیشل بھجوایا اور بعد تکمیل تفتیش مقدمہ کا چالان متعلقہ عدالت میں دیا جو کہ زیر سماعت ہے۔

ڈی پی او، سیالکوٹ

ضلع ہذا میں منی لینڈ نگ ایکٹ کے تحت تاحال چار مقدمات مختلف تھانہ جات میں درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔ایکٹ ہذا کی دفعات پر سختی سے عمل درآمد کرایا جارہا ہے۔اس سلسلے میں DSP / SHO صاحبان ضلع ہذا کو خصوصی ہدایات کی گئی ہیں کہ ایکٹ بالا کی دفعات کی خلاف ورزی پر قصور واران کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لاتے ہوئے ان کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت فوری مقدمات درج کرکے اندر چودہ یوم رپورٹ ہائے 173 ض ف مجاز عدالت میں برائے سماعت بجھوائی جائیں۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے اور نہ ہی کوئی ایسی شکایت موصول ہوئی ہے تاہم ہدایات کی گئی ہیں کہ اگر کوئی شخص اس ضمن میں کوئی درخواست لے کر آئے تو ایسے شخص کے خلاف قانونی کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے۔

(ج) ابھی تک ایسی شکایت موصول سامنے نہ آئی ہے۔تاہم چیک ڈس آنر کے متعلق ایس پی صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں دونوں فریقین کو سننے کے بعد کارروائی ضابطہ عمل میں لائیں۔

(د) اندریں بارہ جب کوئی بھی سائل درخواست لے کر آتا ہے تو قانون کے مطابق فوری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) اس سلسلے میں منی لینڈ نگ کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جاتا ہے تاہم اگر موجودہ حکومت کی طرف سے مزید اقدامات کئے گئے تو اس پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 16 جون 2010)</u>

<u>خواتین کو جلانے کے کیسز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

<u>*3251: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) جنوری سے مارچ 2009 تک خواتین کو جلانے کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے، کتنی خواتین کو آگ سے جلایا گیا اور کتنی پر تیزاب پھینکا گیا؟

(ب) کتنی خواتین جلنے کے نتیجہ میں لقمہ اجل بن گئیں؟

(ج) حکومت مذکورہ واقعات کی روک تھام کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 9 جون 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) جنوری سے مارچ 2009 تک تیزاب کے 7 کیس اور آگ سے جلانے کے 2 کیس رجسٹرڈ ہوئے۔

(ب) ایک خاتون تیزاب سے ہلاک ہوئی اور 3 خواتین آگ لگنے سے ہلاک ہوئیں۔ 1 خاتون تیزاب سے زخمی ہوئی۔

(ج) مذکورہ واقعات کی روک تھام کے لئے ضلعی پولیس افسران کو مندرجہ ذیل ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

1۔اس سلسلہ میں آپ اپنے اپنے حلقہ میں تعینات SDPO/SHOs/I.Os کو مناسب ہدایات دیں کہ جیسے ہی انہیں کسی لڑکی / عورت پر تیزاب پھینکنے یا اس کے کسی گیس یا مٹی کے تیل کا چولہا پھٹنے سے زخمی ہونے کی اطلاع ملے تو فوراً اپنے سینئر آفیسر SHO/SDPO کو ہمراہ لے کر جائے وقوعہ پر پہنچ کر واقعہ کی تصدیق و تفتیش کریں کیونکہ متعلقہ سینئر پولیس احکام موقعہ پر پہنچ کر کم وقت میں آسانی سے حقائق کی تہہ تک پہنچ سکتے ہیں۔اگر لڑکی / عورت ابھی تک جائے وقوعہ پر موجود ہو تو اسے فوراً نزدیک ترین ہسپتال میں برائے طبی امداد منتقل کریں۔اگر لڑکی / عورت بیان دینے کے قابل ہو تو ڈاکٹر کی موجودگی میں تفتیشی افسر اسکا بیان زیر دفعہ 161 ض ف قلمبند کرے۔اگر متاثرہ لڑکی / عورت کی زندگی خطرے میں ہو تو اس کا بیان نزع بمطابق پولیس رولز 25-21 قلمبند کیا جانا چاہیے۔

2۔ابتدائی طبی امداد کے بعد متاثرہ لڑکی / عورت کو ڈاکٹر کے مشورے /رائے کی روشنی میں کسی ایسے ہسپتال میں منتقل کیا جائے۔جہاں پر باضابطہ burn Unit موجود ہو اور متاثرہ لڑکی / عورت کا مناسب علاج ہو سکے۔

3۔دوران تفتیش اگر متاثرہ لڑکی / عورت اپنی زندگی کے حوالے سے ملزم فریق کی جانب سے کسی قسم کے خطرے کا امکان ظاہر کرے تو ایسی صورت میں متاثرہ لڑکی / عورت کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔

4۔اگر یہ ثابت ہو جائے کہ لڑکی کو جان بوجھ کر تیزاب پھینک کر یا مٹی کا تیل وغیرہ پھینک کر جلانے سے اس کی موت واقع ہوئی ہے تو پولیس افسران کو حسب ضابطہ کارروائی بابت قتل عمد عمل میں لانی چاہیے۔

5۔پولیس کا یہ بھی فرض ہے کہ دوران سماعت مقدمہ متاثرہ لڑکی / عورت کو مکمل تحفظ فراہم کرے اور اگر اس کے لواحقین اسے قبول نہ کریں یا ملزمان سے اسے کوئی خطرہ ہو تو پولیس ایسی صورت میں متاثرہ لڑکی / عورت کو دارالامان میں بھجوائے۔

6۔ایسے واقعات کا چالان عدالت میں دیئے جانے کی صورت میں متعلقہ SHO کا فرض ہے کہ وہ شہادت استغاثہ کی تعمیل کروا کر انہیں پیش عدالت کرے تا کہ ملزمان کم سے کم وقت میں کیفر کردار تک پہنچ سکیں۔

(تاریخ وصولی جواب 4 ستمبر 2010)

این آر او کے تحت پولیس افسران واہلکاران کی سزائیں ختم کرنے کی تفصیلات

*3278: میاں نصیر احمد: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں این آر او کے تحت بدعنوانی کے مرتکب پولیس افسران واہلکاران کی سزائیں ختم کی گئی ہیں ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تومتعلقہ افسران واہلکاران کے ناموں اوران پر لگنے والے الزامات کی مکمل تفصیل سے ایوان کوآگاہ فرمایاجائے ؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) صوبہ پنجاب میں این آر او کے تحت بدعنوانی کے مرتکب پولیس افسران واہلکاران کی سزائیں ختم نہ کی گئی ہیں-

(ب) چونکہ کسی بھی پولیس افسر واہلکار کی سزا این آر او کے تحت ختم نہ کی گئی ہے لہذا ان کی تفصیل کو NIL تصور کیاجائے-

(تاریخ وصولی جواب 30 ستمبر 2009)

راولپنڈی، واہ کینٹ میں ہونے والے دھماکہ کے متاثرین کی مالی امداد کی تفصیلات

*3293: جناب محمد شفیق خان: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واہ کینٹ میں دھماکے کے متاثرین کیلئے وزیراعلیٰ نے جاں بحق ہونے والوں کے لئے 5 لاکھ، شدید زخمیوں کے لئے ایک لاکھ اور معمولی زخمیوں کے لئے 50 ہزار روپے بطور علاج / امداد کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک ایک فوت ہونے والے شخص جس کانام مظفر ولد غلام سرور ہے کے لواحقین کوابھی تک کچھ نہیں ملا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آٹھ شدید زخمی ہونے والے افراد اور 70 معمولی زخمی افراد کو بھی ابھی تک کوئی رقم نہیں ملی؟

(د) وزیراعلیٰ کے اعلان پر ابھی تک عمل درآمد نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں نیز کب تک متاثرین کو مذکورہ رقوم دی جائیں گی، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیاجائے ؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 15 جون 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ مالی معاونت کا اعلان کیا گیا تھا۔شہید ہونے والوں کے لئے 5 لاکھ، شدید زخمی ہونے والوں کے لئے ایک لاکھ اور معمولی زخمیوں کے لئے 50 ہزار روپے کا اعلان ہوا تھا۔

(ب) مظفر خان ولد غلام سرور مورخہ 08-10-26 کو شہید ہوا تھا اس کے لواحقین کو 5 لاکھ روپے دیئے گئے۔

(ج) یہ تمام لوگ دھماکہ والے روز علاج معالجہ کرانے کے بعد بغیر رجسٹریشن اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے بعد میں انہوں نے اپنی رجسٹریشن کروائی اور ان کو 32 لاکھ روپے تقسیم کئے گئے۔

(د) وزیراعلیٰ کے اعلان کے مطابق 3 کروڑ 79 لاکھ روپے اور 36 لاکھ روپے واہ کینٹ بم دھماکہ کے متاثرین میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2010)

پنجاب پولیس کے آفسران واہلکاران کی اے سی آرز کا مسئلہ

*3349: جناب محمد محسن خاں لغاری: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس کے متعدد افسران اور اہلکاران کی سالانہ اے سی آر ایک عرصہ سے زیرالتوا ہیں۔اگر یہ درست ہے تو ان افسران اور اہلکاروں کے نام بتائے جائیں، نیز کس عرصہ کی رپورٹس ابھی تک تحریر نہیں کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر آفیسر اپنے جونیئر افسروں کو اے سی آر لکھنے کے معاملہ میں سخت پریشان کرتے ہیں نیز جونیئر افسران کی ترقیاں (Promotion) اسی بنا پر رکھی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ملک آصف حیات جب آئی جی تھے تو انہوں نے ایک سرکلر جاری کیا تھا کہ سینئر آفیسر اپنے ماتحت کی اے سی آر بروقت تحریر نہیں کرے گا تو اس کی اے سی آر کو "اے" تصور کیا جائیگا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سرکلر (Circular) کو بعد ازاں منسوخ کر دیا گیا تھا، اگر ہاں تو کس کے حکم سے منسوخ کیا گیا اور کن وجوہات کی بنا پر، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ آئی جی موٹروے پولیس جب ڈی آئی جی موٹروے پولیس تھے تو اس شکایت پر کہ سینئر پولیس آفیسر اے سی آر کے معاملہ میں جونیئر کو پریشان کرتے ہیں یہ حکم دیا تھا کہ جو افسر جونیئرز کی اے سی آر نہیں لکھے گا اس کی اے سی آر بھی نہیں لکھی جائیگی، اس حکم کا اچھا اثر ہوا تھا؟

(و) کیا حکومت دوبارہ وہی طریقہ کہ جس پولیس آفسر کی اے سی آر بروقت تحریر نہیں کی جائیگی اس کی اے سی آر "اے" تصور ہوگی رائج کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو حکومت کون سے خصوصی احکامات و

ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ پولیس افسروں واہلکاروں کی اے سی آر یز بروقت مکمل ہوں، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 4 مئی 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں پنجاب کے تمام دفاتر سے اے سی آرز کے بارے میں رپورٹس طلب کی گئی ہیں ۔بیشتر دفاتر نے رپورٹس دی ہیں کہ افسران بالا اور جونیئر پولیس افسران کی اے سی آرز زیر التوائنہ ہیں تاہم کچھ اے سی آرز جن کے افسران ریٹائرڈ یا تبدیل ہو چکے ہیں کی وجہ سے زیر التوائیں۔ہر سال باقاعدگی سے آئی جی کے سٹینڈنگ آرڈر نمبر 32 کے تحت تمام اے سی آرز متعلقہ افسران کوارسال کی جاتی ہیں اور ان کا تسلسل جاری ہے۔

نیز دفتر ہذا سے ہر سال ریکارڈ کی تکمیل کے لئے یاد دہانیاں کی جاتی ہیں تاکہ تکمیل ہو سکے۔

مزید براں مختلف دفاتر میں زیر التوااے سی آرز کے بارے میں تفصیلات موصول ہوئی ہیں جن کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔مزید رپورٹس موصول ہونے پر مطلع کیا جائے گا۔

(ب) بیشتر دفاتر سے یہ رپورٹس موصول ہوئی ہیں کہ تمام افسران اہلکاران کی اے سی آرز بروقت لکھ رہے ہیں۔

(ج) ملک آصف حیات سابقہ آئی جی پنجاب سال 2001 اور 2002 میں تعینات رہے تھے ان کی پوسٹنگ کے دوران کوئی ایسا سرکلر جاری نہ ہوا ہے۔

(د) سال 2001 اور 2002 میں کوئی ایسا سرکلر جاری ہوا اور نہ ہی منسوخ ہوا ہے۔

(ہ) یہ موٹروے پولیس سے متعلقہ ہے۔

(و) اس ضمن میں دفتر ہذا نے ایک مراسلہ سیکرٹری ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی کو بھجوایا ہے تا کہ افسر مجاز کی منظوری کے بعد اسے لاگو کیا جا سکے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی 2010)

پنجاب میں پولیس آرڈر 2002 پر عملدرآمد کی تفصیلات

*3356: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس آرڈر 2002 صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے لئے ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پولیس آرڈر کے ذریعے تھانوں میں کام کرنی والی پولیس کو دو حصوں واچ اینڈ وارڈ اور انویسٹی گیشن سیل میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہری علاقوں میں تو اس پولیس آرڈر پر عمل درآمد ہو رہا ہے، لیکن پسماندہ اضلاع کے تھانوں میں بالکل اس کے برعکس ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جھنگ کے تمام تھانوں میں پولیس آرڈر 2002 پر بالکل عمل درآمد نہیں ہو رہا اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 6 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پولیس آرڈر 2002 صوبہ کے تمام اضلاع کے لئے ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ اس پولیس آرڈر کے ذریعے تھانوں میں کام کرنے والی پولیس کو دو حصوں واچ اینڈ وارڈ اور انویسٹی گیشن سیل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے بلکہ پولیس آرڈر 2002 شہری اور دیہاتی علاقوں کے لئے یکساں ہے اور اس وقت مکمل طور پر نافذ العمل ہے اس میں شہری اور دیہاتی علاقوں کی کوئی تفریق نہ ہے۔

(د) ضلع جھنگ کے تمام تھانوں میں پولیس آرڈر 2002 پر مکمل عمل درآمد ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 اگست 2010)

لاہور میں خواتین پولیس اسٹیشن کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3366: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں خواتین پولیس اسٹیشن کتنے ہیں؟

(ب) لاہور کے خواتین پولیس اسٹیشن میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے، نیز ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2008 کے دوران اس پولیس اسٹیشن میں کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں زیادہ تر خواتین نے ہی مقدمات درج کروائے ہیں یا کہ دیگر شہریوں نے بھی اس سے استفادہ کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 7 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

حسب رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور

(الف) لاہور میں خواتین کا ایک پولیس اسٹیشن ہے۔

(ب) ایک ڈی ایس پی گریڈ 17، سب انسپکٹر چھ گریڈ 14، ہیڈ کانسٹیبل پانچ گریڈ 07، کانسٹیبل ستائیس گریڈ 05 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2008 میں وویمن پولیس اسٹیشن میں کل 101 مقدمات درج ہوئے۔

(د) وویمن پولیس اسٹیشن میں 63 مقدمات خواتین نے درج کروائے اور 38 مقدمات مرد حضرات نے برخلاف خواتین درج کروائے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جولائی 2010)

لاہور 2008 بارگاہوں پر خود کش حملوں کی تفصیلات

*3368: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سال 2008 کے دوران کتنی بارگاہوں میں خود کش حملے ہوئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) خود کش حملوں میں کل کتنے لوگ شہید ہوئے، نیز زخمی ہونے والے افراد کو حکومت کی طرف سے کتنی مالی امداد دی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 7 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) لاہور میں سال 2008 میں بارگاہوں میں کوئی خود کش حملہ نہ ہوا ہے۔

(ب) نہ کوئی شہید اور نہ کوئی زخمی ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جولائی 2010)

تھانہ اربن ایریا سرگودھا میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3394: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ اربن ایریا سرگودھا میں اس وقت کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ہر ایک کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) تھانہ اربن ایریا سرگودھا میں جنوری 2008 سے اب تک کل کتنے 302 ت پ کے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) درج بالا عرصہ میں درج شدہ میں سے کتنے مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور کتنے زیر تفتیش ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جن مقدمات کی تفتیش مکمل ہو جاتی ہے ان کا چالان عدالت نہیں بھجوایا جاتا اور لوگوں سے محض پیسے بٹورنے کے لئے تفتیشی آفیسر لیت ولعل سے کام لیتے ہیں جس سے لوگوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(تاریخ وصولی 11 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) تھانہ اربن ایریا سرگودھا میں کل 38 ملازمین تعینات ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ اربن ایریا میں جنوری 2008 سے اب تک بجرم 302 ت پ کے کل 15 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ج) 15 مقدمات میں سے 14 کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے جب کہ ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے جن مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے ان کے چالان داخل عدالت ہو چکے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جولائی 2010)

ضلع منڈی بہاؤالدین کے تھانہ جات میں مقدمات کی تفصیلات

*3395: جناب وسیم افضل گوندل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 18 اکتوبر 2008 (الیکشن کے روز) ضلع منڈی بہاؤالدین کے تھانہ جات میں کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں، تھانہ وائز تفصیل بتائیں؟

(ب) ان ایف آئی آرز میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام، پتہ جات تھانہ وائز بتائیں؟

(ج) کتنی ایف آئی آرز خارج ہوئی ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں الیکشن کے روز 5 مقدمات درج ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1) مقدمہ نمبر 66 مورخہ 18-02-08 بجرم 13/20/65 تھانہ صدر

2) مقدمہ نمبر 67 مورخہ 18-02-09 بجرم 149/148/324 تھانہ صدر

3) مقدمہ نمبر50 مورخہ 09-02-18 بجرم AO 65/20/13 تھانہ کٹھالیہ شیخاں

4) مقدمہ نمبر51 مورخہ 09-02-18 بجرم AO 65/20/13 تھانہ کٹھیالہ شیخاں

5) مقدمہ نمبر73 مورخہ 09-02-18 بجرم 186/324 تھانہ قادر آباد

(ب) ان مقدمات میں 8 ملزمان گرفتار ہوئے اور کوئی بھی مفرور نہ ہے۔

(ج) ایک مقدمہ خارج ہوا۔ مقدمہ نمبر73 مورخہ 09-02-18 بجرم 186/324 ت پ تھانہ قادر آباد خارج ہوا۔

(نوٹ) الیکشن بروز 18 فروری کو ہوا تھا نہ کہ 18 اکتوبر

(تاریخ وصولی جواب 13 اگست 2009)

ضلع منڈی بہاؤالدین کے تھانہ میں قتل اور ڈکیتی کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*3396: جناب وسیم افضل گوندل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین کے تھانہ جات میں قتل اور ڈکیتی کے کتنے ملزمان اشتہاری ہیں ان کی تفصیل مع نام و پتہ جات تھانہ وائز بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملزمان Head Money والے ہیں، ان کے نام، پتہ جات اور ان کے سر کی قیمت کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان ملزمان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، نیز یہ کب تک گرفتار کر لئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 11 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں قتل کے 149 اور ڈکیتی کے 37 مجرمان اشتہاری ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں 7 مجرمان اشتہاری ہیں جن کی ہیڈ منی مقرر ہو چکی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ انشاءاللہ جلد از جلد ان مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اگست 2009)

پٹرولنگ پولیس کا 08-2007، 09-2008 کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3461: ملک جہاں زیب وارن: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پٹرولنگ پولیس کا فنکشن کیا ہے؟

(ب) پٹرولنگ پولیس کا سال 08-2007 اور 09-2008 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ج) صوبہ میں پٹرولنگ پولیس کی کتنی چیک پوسٹیں ہیں؟

(د) بہاولپور میں کتنی چیک پوسٹیں ہیں؟

(ہ) بہاولپور میں پٹرولنگ پولیس کی کارکردگی کیسی ہے، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) پنجاب کے دیہی علاقوں کی شاہراہوں پر بڑھتے ہوئے جرائم کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عدم تحفظ کے احساس دیہی معاشرت اور معیشت پر پڑنے والے برے اثرات کے ازالہ اور مقامی پولیس کی معاونت کے لئے پنجاب بھر کی شاہراہوں پر پٹرولنگ پوسٹس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پٹرولنگ پولیس کا بنیادی فنکشن شاہراہوں اور لنک روڈز پر سنگین جرائم مثلاً روڈ کیتی وراہزنی کا خاتمہ ممکن بنانا ہے۔ اس بنیادی مقصد کے علاوہ پٹرولنگ پولیس ان شاہرات پر ہونے والے حادثات میں مدد اور زخمیوں کی دیکھ بھال کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔ ایمرجنسی میں مسافروں کی مدد، گمشدہ / فرار شدہ بچوں کی گھروں کو واپسی، سرکاری املاک پر تجاوزات کے خاتمہ کے لئے متعلقہ محکمہ جات کی معاونت اور روڈ سیفٹی بابت آگاہی جیسے فرائض بھی پٹرولنگ پولیس سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) سال 2007-08 کا مکمل (الاٹ شدہ / تبدیل شدہ) بجٹ۔ 219871800/- روپے (بہاولپور ریجن)

سال 2008-09 کا مکمل (الاٹ شدہ / تبدیل شدہ) بجٹ۔ 262005650/- روپے (۔ایضاً۔)

(ج) صوبہ میں کل 25 آپریشنل پوسٹس (مارچ 2009 تک) فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

(د) بہاولپور ریجن میں 40 آپریشنل پٹرولنگ پوسٹس فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ ضلع وائز تفصیل یوں ہے ضلع بہاولپور 14، ضلع رحیم یار خان 15، ضلع بہاولنگر 11

(ہ) بہاولپور ریجن میں جن شاہرات اور لنک روڈز پر پنجاب ہائی وے پٹرول ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے، وہاں سنگین جرائم مثلاً روڈ کیتی وراہزنی وغیرہ میں تقریباً 96% تک کمی ہو گئی ہے۔ سال 2005 سے 30 جون 2009 تک ناجائز اسلحہ کے 406، امتناع منشیات و نارکوٹکس 484، تعزیرات پاکستان 242 و دیگر 117 مقدمات درج کروائے گئے۔ علاوہ ازیں اس عرصہ کے دوران 497 حادثات میں تقریباً ساڑھے پانچ ہزار افراد کو ابتدائی طبی امداد فراہم کی گئی اور انتہائی نوعیت کے زخمی افراد کو قریبی

ہسپتالوں میں پہنچایا گیا۔اب تک 99 گمشدہ / لاوراث بچوں کو ان کے والدین کے حوالے کیا جا چکا ہے۔ اسی عرصہ کے دوران تقریباً 33853 افراد کو دوران سفر جنرل ہیلپ فراہم کی گئی، جب کہ سال 2009 (30 جون تک) ہیلپ لائن 1124 سے موصول شدہ ایمرجنسی کالز کے نتیجہ میں 241 افراد کو مدد فراہم کی گئی۔سال 09-2008 کے عرصہ میں تقریباً 877 مستقل و عارضی تجاوزات کا متعلقہ محکمہ جات کے ساتھ مل کر خاتمہ ممکن بنایا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جولائی 2010)

پنجاب پولیس کی تنخواہوں میں اضافے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*3480: ملک جہاں زیب وارن: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس کی تنخواہوں میں حال ہی میں اضافہ کیا گیا ہے؟

(ب) یہ اضافہ کن وجوہات کی بناء پر کیا گیا ہے، آگاہ فرمائیں؟

(ج) پولیس کی تنخواہوں میں اضافہ سے عوام پر اس کا کیا اثر ہوا ہے؟

(د) کیا عوام الناس کے ساتھ پولیس کا رویہ درست ہو گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پولیس ملازمان کی تنخواہوں میں یکم اپریل 2009 سے اضافہ کیا گیا ہے۔

(ب) پولیس ملازمان 24 گھنٹے اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے حاضر باش رہتے ہیں جس کے باعث قلیل تنخواہ کا بیشتر حصہ اپنی ذات پر خرچ کر دیتے ہیں۔علاوہ ازیں حالیہ جاری دہشت گردی کے ماحول میں جس میں کہ دہشت گرد پولیس ملازمان کو خصوصی طور پر دہشت گردی کا نشانہ بنا رہے ہیں تا کہ پولیس ملازمان دہشت زدہ ہو کر ان کے خلاف حوصلہ کھو بیٹھیں اور وہ کھل کر عوام کو دہشت گردی کا نشانہ بنا سکیں۔اس ضمن میں پولیس پر گزشتہ دو سالوں 2008-2007 میں ہونے والے دہشت گردی کے حملوں میں 146 ملازمان شہید اور سینکڑوں ملازمان زخمی ہو چکے ہیں۔علاوہ ازیں ان زخمی ملازمان میں سے بیشتر ایسے زخمی ہیں جو عمر بھر کی معذوری میں مبتلا ہو چکے ہیں جس سے پولیس کی قربانیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جناب وزیر اعلیٰ صاحب، پنجاب پولیس ملازمان کی حوصلہ افزائی اور مورال کو بلند رکھنے کے لئے مراعات / رسک الاؤنس وغیرہ دیئے جانے کا

حکم صادر فرمایا۔جس کے تحت تنخواہوں میں اضافہ عمل میں لایا گیا تاکہ پنجاب پولیس کے ملازمان دہشت گردی اور جرائم کے خلاف جرات اور بہادری سے اپنے پیشہ وارانہ فرائض سرانجام دیتے رہیں۔

(ج) پولیس ملازمان کی تنخواہوں میں اضافے سے عوام پر براہ راست کوئی اثر نہ ہوا ہے کیونکہ تنخواہوں میں اضافے کے لئے پولیس کو منظور شدہ بجٹ میں سپیشل گرانٹ کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ یہ ملازمین اس بڑھتی ہوئی کمر توڑ مہنگائی کے خلاف اپنے اہل و عیال کے گزر بسر کو بہتر بنا کر یکسوئی کے ساتھ عوام الناس کی عزت اور جان مال کی بہتر انداز میں حفاظت کا ذمہ سرانجام دے سکیں اور ملک / صوبے کو امن کا گہوارہ بنا کر فلاح و ترقی کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔

(د) جی ہاں۔پولیس کا عوام کے ساتھ رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہوا ہے اور مزید بہتری کی توقعات وابستہ ہیں، جس کا حالیہ دنوں سے اخبارات میں بھی مثبت ذکر آرہا ہے۔اب یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ پولیس ملازمین اپنی معاشی مجبوریوں سے کسی حد تک آزاد ہو کر بہتر انداز میں اپنی پیشہ وارانہ خدمات کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔اس ضمن میں محکمہ ہذا تھانہ کلچر میں تبدیلی اور پولیس کی ہر سطح پر بہتر کارکردگی کی جامع منصوبہ بندی کر رہا ہے تاکہ اس سے مثبت اور دوررس نتائج جلد از جلد عوام الناس تک واضح طور پر محسوس کئے جاسکیں۔مزید برآں انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب مسٹر طارق سلیم ڈوگر نے ہر روز کھلی کچہری کا انعقاد عمل میں لایا ہے۔جس میں وہ لوگوں کے مسائل خود سنتے ہیں اور اس کے تدارک کے لئے متعلقہ پولیس آفیسران کو فوری احکامات صادر فرماتے ہیں تاکہ ان لوگوں کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کئے جاسکیں۔تاکہ جرم و برائی کو ہر پلیٹ فارم پر سختی سے کچلا جاسکے اور عوام کی دادرسی کو ہر ممکن یقینی بنا کر پولیس کی عوام دوستی کو مزید مضبوط کیا جاسکے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2010)

صوبہ پنجاب کے تھانوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کی تفصیلات

*3547: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فروری 2009 تک کتنے اضلاع کے تھانوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کردیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ تھانوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرتے وقت کون کون سی (Information) کو فیڈ کیا گیا ہے؟

(ج) صوبے کے تمام تھانوں کا ریکارڈ کب تک کمپیوٹرائزڈ کردیا جائے گا نیز جس پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو یہ ٹاسک (Task) دیا گیا ہے اس کا نام اور منصوبہ مکمل ہونے کا تخمینہ لاگت بتایا جائے؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2009 تاریخ ترسیل 18 جون 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) 9اضلاع کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جب کہ تھانوں کا ریکارڈ ابھی کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا ہے۔

(ب) ایف آئی آر کا اندراج، روزنامچہ کا اندراج، پولیس رجسٹرز کا اندراج، مجرمان کا ریکارڈ، چوری شدہ گاڑیوں کا ریکارڈ وغیرہ۔

(ج) پوری کوشش کی جارہی ہے بہت جلد ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے گا۔

کمپنی کا نام:-M/S ڈائیلاگ براڈ بینڈ

پتہ :- G/164 کمرشل ایریا فیز1 ڈی ایچ اے لاہور

تخمینہ لاگت:- Rs. 1405.04 Million

(تاریخ وصولی جواب 27 جولائی 2009)

پولیس کے اہم دفاتر کی رہائشی آبادیوں میں موجودگی و دیگر تفصیلات

*3651: میاں نصیر احمد: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس اور متعلقہ دیگر ایجنسیوں کے دفاتر رہائشی آبادیوں میں موجود ہیں، جن کی وجہ سے عوام ہمیشہ خطرے میں رہتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان اہم دفاتر کو رہائشی آبادیوں سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2009 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ پولیس اور متعلقہ دیگر ایجنسیوں کے کئی اہم دفاتر شہری آبادی میں موجود ہیں۔ عوام کو ان دفاتر سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔بلکہ ان کی موجودگی سے عوام کے مسائل بہتر طور پر حل ہو رہے ہیں عوام کی اعلیٰ افسران تک رسائی آسانی سے ممکن ہے۔اگر دفاتر کو شہری آبادی سے دور منتقل کیا جاتا ہے تو اس سے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہوگا۔

(ب) لاَ اینڈ آرڈر کی صورت حال کو قابو میں رکھنے اور جرائم کو کنٹرول کرنے کے پیش نظر پولیس کے اہم دفاتر شہری آبادی میں رکھنا وقت کی ضرورت ہے نیز نئے دفاتر بنانے کے لئے حکومت کو زرکثیر درکار ہوگا۔تاہم ابھی کوئی بھی ایسی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 جنوری 2010)

لاہور مقصود احمد ملک

مورخہ 4 جولائی 2010 سیکرٹری

تحریک التوائکار

میں فوری اور اہمیت عامہ رکھنے والے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے یہ تحریک التوائکار پیش کرتا ہوں جس پر اسمبلی کی دیگر کارروائی روک کر بحث کی جائے، مسئلہ یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے ڈائریکٹو نمبر 13669 مورخہ 4 نومبر 2008 اور نمبر 26345 مورخہ 13 مئی 2009 کے تحت میرے حلقہ پی پی 218 خانیوال کے درج ذیل چکوک میں گرلز اور بوائز سکولوں کے اجرائے کے لئے احکامات متعلقہ حکام کو جاری فرمائے گئے۔

1۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 76/15-L سوہن والی خانیوال
2۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 77/10-R بستی GUM پیر خانیوال
3۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 65/10-R خانیوال
4۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 67-A/10-R خانیوال
5۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 81/15-L خانیوال
6۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 81/15-L خانیوال
7۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 161/10-R خانیوال
8۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 75-A/10-R خانیوال
9۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 65/10-R خانیوال
10۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 76/15-L خانیوال
11۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 76/15-L سوہن والی لاٹ خانیوال
12۔ گورنمنٹ گرلز اور بوائز پرائمری سکول چک نمبر 42-A/10-R خانیوال

دو سال گزرنے کے باوجود ابھی تک وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے باوجود یہ سکولز ان جگھوں پر نہیں بنائے گئے۔ جہاں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے مراسلہ ہذا کے تحت ہدایت کی گئی تھی۔ جب کہ جن چکوک اور جگھوں پر یہ سکولز کھولنے کے احکامات صادر فرمائے گئے تھے ان میں پہلے سے کوئی سرکاری سکول نہ ہے جس کی وجہ سے ان چکوک اور آبادیوں کے سینکڑوں بچے اور بچیاں زیور تعلیم سے محروم چلے آرہے ہیں۔ جب کہ موجودہ حکومت کا یہ وژن ہے کہ کوئی بچہ تعلیم کے بغیر نہیں رہے گا۔ ان احکامات اور وژن کے باوجود میرے ان چکوک اور آبادیوں کے بچے اور بچیاں تعلیم سے چودھویں صدی میں بھی زیور تعلیم سے محروم ہیں۔ جس کی وجہ سے میرے حلقہ اور خانیوال کی عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

پیر محمد جمیل شاہ

ایم پی اے (پی پی 218) خانیوال

تحریک التوائکار

میں فوری اور اہمیت عامہ رکھنے والے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے یہ تحریک التوائکار پیش کرتا ہوں جس پر اسمبلی کی دیگر کارروائی روک کر بحث کی جائے، مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے مالیہ، آبیانہ اور دیگر سرکاری امور کی انجام دہی کے لئے ہر چک، موضع، گاؤں اور آبادی میں نمبر دار مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ان نمبرداروں کے کام اور خدمات کے صلہ میں حکومت کی طرف سے ان کو بارہ ایکڑ زرعی اراضی دی ہوئی ہے۔ان میں کافی نمبرداروں کو حکومت نے اس زرعی اراضی کے حقوق ملکیت ان کے الاٹی نمبرداروں کو منتقل کر دیئے ہیں۔نمبرداروں کی اکثریت کو ابھی تک نمبرداری سکیم کے تحت الاٹ اراضی کے حقوق ملکیت منتقل نہیں ملے ہیں۔ جب کوئی نمبردار وفات پاتا ہے تو دوسرے لوگ نمبرداری سکیم کے تحت الاٹ سرکاری اراضی کے حصول کی خاطر قانونی کارروائی شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے نہ صرف وفات پانے والے افراد کے خاندان کو پریشانی ہوتی ہے بلکہ اس سے محکمہ مال کی عدالتوں میں کیسوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور اس طرح محکمہ مال کے اہلکاران وافسران کے لئے رشوت کے موقع بڑھ جاتے ہیں۔کیونکہ نمبردار کے تقرر کا کوئی criteria مقرر نہ ہے۔اگر حکومت نمبردار کے تقرر کے لئے کوئی Criteria مقرر کر دیئے اور ان کو نمبرداری سکیم کے تحت الاٹ شدہ اراضی کے حقوق منتقل کر دے تو اس طرح صوبہ میں محکمہ مال کی عدالتوں میں مقدمات کی تعداد نہ ہونے کے برابر رہ جائے۔ اس طرح نہ صرف محکمہ مال کے افسران واہلکاران کو سرکاری امور سرانجام دینے میں آسانی ہو سکی اور اس کے ساتھ ساتھ عام لوگوں میں مقدمہ بازی کا رجحان بھی کم ہو جائے گا۔جس سے صوبہ کی عوام بھی سکون کا سائنس لے سکے گی۔مگر ایسا نہ ہونے کی وجہ سے نمبرداروں اور ان کے خاندان میں بلکہ صوبے کے تمام افراد میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

پیر محمد جمیل شاہ

ایم پی اے (پی پی 218)